السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مشتاق بن ریاض احمد کا نکاح بچپن میں مسمات مختاراں بی بی سے کروایا گیا اب مختاراں بی بی نے بلوغت کے بعد انکار کر دیا ہے کہ مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے کیونکہ مشتاق احمد بن ریاض احمد بدعتی اور جواری ہے لہذا وہ مشرک ہے اور میں ایک مشرک کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی۔ جب کہ مسمات مختاراں کی ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی ہے۔ شریعت کے مطابق بتائیں کہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ نکاح ثابت نہیں ہوگا کیونکہ :

(1)......بلوغت کے بعد لڑکی کو اختیار حاصل ہے۔

(2)......ایک مسلم کا غیر مسلم کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہوگا جب کہ خاوند مشرک ہے۔

حدیث شریف میں ہے :

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن جاریة بکرأتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت أن أباھا زوجھا وھی کارھة فخیرھا رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم))سنن ابوداود کتاب النکاح 'باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستأمر' رقم الحدیث :٢٠٩٦.

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اس کے ابو نے اس کا نکاح ایسی جگہ کیا ہے جو اس کو پسند نہیں ہے۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اختیار دیا۔''

اس سے ثابت ہوا کہ والدین کی رضامندی کے ساتھ ساتھ لڑکی کو بھی یہ اختیار حاصل ہے کہ بلوغت کے بعد وہ نکاح برقرار رکھے یا نہ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 448

محدث فتویٰ